کی ہے لیکن اس موقع پر ان کو بتانا چاہیے تھا کہ اسلام کا یہی تو طغرائے امتیاز ہے کہ وہ ہر جذبہ تعریف و تحسین کی عملی تسکین کے لئے ایک حد مقرر کرتا ہے اور اس بنا پر کسی چیز کی بھی خواہ وہ خدا کی کسی صفت کا کتنا ہی بڑا مظہر ہو۔ پوجا کرنے کی اجازت نہیں دیتا اور عبادت کا حق صرف خدا کے لئے مخصوص رکھتا ہے۔

جیساکہ جناب ناشر نے اپنے تعارف میں بتایا ہے یہ مضامین ۱۹۲۲ء میں ڈاکٹر صاحب نے نکیسر جیل میں لکھے تھے اور بعد میں ۱۹۲۳ء میں روزنامہ خلافت میں کئی مہینوں تک بالاقساط شائع ہوتے رہے تھے آج اٹھائیس برس کے بعد ان کو کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ اس طرح کے مضامین کی ضرورت جتنی آج ہے اس زمانہ میں بھی نہیں تھی جس میں کہ یہ لکھے گئے تھے اس بنا پر ہندو اور مسلمان دونوں کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیے تاکہ غلط اور بے بنیاد افسانوں کی شہرت کی وجہ سے دونوں میں جو منافرت اور کشیدگی پیدا ہو گئی ہے وہ دفع ہو سکے اور باہمی اعتماد و محبت اور صلح و آشتی کی پُرکیف فضا پیدا ہو سکے۔

گاندھی جی بادشاہ خان کے دیس میں

از شری پیارے لال مترجمہ ڈاکٹر سید عابد حسین

تقطیع متوسط کتابت و طباعت بہتر۔ ضخامت ۳۵۲ صفحات پتہ :- مکتبہ جامعہ دہلی۔

۱۹۳۸ء کے موسم خزاں میں گاندھی جی ایک عرصہ تک صوبہ سرحد میں ٹھہرے اور خان عبدالغفار خاں کے ساتھ پورے صوبہ کا دورہ کیا اس کتاب میں گاندھی جی کے مشہور پرائیویٹ سکریٹری شری پیارے لال نے اس دورہ کا مفصل حال لکھا ہے اور ساتھ ہی وہ تمام تقریریں درج کی ہیں جو گاندھی جی نے عدم تشدد کے موضوع پر خصوصاً اور دوسرے مباحث پر عموماً پٹھانوں کے سامنے کی تھیں کتاب میں مختلف تقریبات کے مختلف فوٹو بھی ہیں۔ جن سے کتاب کے بعض مضامین کی مزید وضاحت ہوتی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ گاندھی جی کا یہ دورہ ان لوگوں میں تھا جو مذہب اور فطری خصائل و عادات کے لحاظ سے گاندھی جی کے ساتھ قریبی مجانست نہیں رکھتے تھے لیکن اس کے باوجود صوبہ سرحد کے ان اکھڑ پٹھانوں نے ہندوستان کے ایک ضعیف

دشمنی مہاتما کا سواگت کس جوش و خروش کے ساتھ کیا اور کس طرح انھوں نے ان کی باتوں کو دل کے کانوں سے سنا اور قبول کیا اس کی پوری روئداد جو اس کتاب میں بیان کی گئی ہے بہت دلچسپ بھی ہے اور عبرت آموز بھی اس سے معلوم ہوگا کہ کسی شخص کے دل کی نیکی اور اس کے اعمال و اخلاق کی پاکیزگی اور صفائی درحقیقت ایک ایسا جوہرِ کمال ہے جس کی وجہ سے وہ پتھروں کو بھی موم اور سخت دلوں کو بھی اپنے حق میں نرم کر سکتا ہے۔ ڈاکٹر عابد حسین ترجمہ کے لئے مشہور ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے یہ کام بڑی عجلت میں کیا ہے جس کی وجہ سے ترجمہ میں وہ روانی اور شگفتگی پیدا نہیں ہو سکی ہے جو لائق مترجم کے ترجمہ کی خصوصیت ہے، یہ بھی ممکن ہے کہ کہیں کہیں موجودہ ترجمہ کا اغلاق، پیچیدگی اور احمقانہ پن اس ذہنی تاثر کا نتیجہ ہو جو اردو کے ارباب قلم میں تقسیمِ ہند کے بعد ہندی کے شدید پرچار اور اردو دشمنی کے مظاہروں کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے۔ بہرحال کتاب عہد حاضر کی ایک بلند پایہ تاریخی شخصیت کی زندگی کے ایک اہم باب کی تاریخ ہونے کی حیثیت سے بہت قابل قدر اور لائق مطالعہ ہے۔

ایک مفید اعلان

طبی بورڈ

دلی کے تجربہ کار اور مشہور خاندانی حکیموں کا یہ بورڈ صرف اس لئے قایم کیا گیا ہے تاکہ آپ گھر بیٹھے دلی کے قابل حکیموں کے مشوروں اور ان کی متفقہ رائے سے اپنے مرض کا صحیح علاج کرا سکیں

۱۔ طبی بورڈ کے متفقہ فیصلہ کے بعد جو بہترین دوا تجویز ہوگی اس سے آپ کو اطلاع دے دی جائے گی

۲۔ مشورہ کی کوئی فیس نہیں۔

۳۔ خط و کتابت پوشیدہ رہے گی۔ ۴۔ اپنا پتہ پورا اور صاف لکھئے۔

طبی بورڈ۔ نور گنج۔ دہلی نمبر ۶